رنگ زمیں میں گرفتار ہوگئے اور سنہری اور گھنیری ریشمی زلفوں کے سایوں میں کھوگئے ۔ یہ عہدے یہ مناصب اور عارضی ترقیاں تمہارے اکابر کے مطمع نظر نہیں تھے‘ تمہاری یہ ہریالی سے بھرپور فصل طالبان افغانستان کے خونِ ناحق سے سینچی گئی ہے۔ آج تم اپنا دامن تحریک طالبان اور مجاہدین سے چھڑا رہے ہو۔ لیکن یاد رکھو! کہ قوم نے تمہیں صرف اور صرف طالبان کی محبت میں‘ امریکی استعمار کی بڑھتی ہوئی جارحیت روکنے اور پاکستانی حکمرانوں کی دین دشمنی کی روک تھام کیلئے ووٹ دیا تھا۔ آئندہ الیکشن میں آپکو ایل ایف او یا دیگر قانونی ”فتوحات“ کی بناء پر ووٹ نہیں پڑیں گے اور نہ ہی آپ کی وہ پذیرائی کی جائے گی‘ جس کے آپ عادی ہوگئے ہیں۔ قوم آپ کی مصلحت آمیز پالیسیوں اور فرینڈلی اپوزیشن کے کردار و مراعات سے متنفر و مایوس ہوکر باغی ہونے کو ہے۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا　　تمہی سو گئے داستاں کہتے کہتے

قانون توہین رسالت اور حدود آرڈیننس کے بارے میں پرویز مشرف کے مذموم و ناپاک عزائم

ہمارے ہاں وقتاً فوقتاً سب سے زیادہ تیشہ ستم مذہب اسلام اور اس کے قوانین بنتے رہے ہیں‘ زندگی کے کسی بھی شعبے اور علم و ہنر کے کسی بھی میدان میں غیر متعلقہ افراد اور نا تجربہ کار و نا سمجھ لوگوں کی رائے نہ ہی لی جاتی ہے اور نہ ہی ان کو اجازت دی جاتی ہے‘ لیکن بدقسمتی سے اسلامی قوانین کے بارے میں روز اول ہی سے اس ملک میں ہر کسی کو ٹانگ اڑانے کی کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے‘ جس کا جو بھی جی چاہے اسلامی قوانین اور قرآنی حدود و تعزیرات اور دیگر اہم اسلامی دفعات پر رائے زنی کرسکتا ہے۔ خواہ اس کو اس بارے میں کوئی شد بد ہو یا نہ ہو۔ معمولی مزدور سے لے کر ملک کی اعلیٰ ترین قیادت نے ہمیشہ مذہب کو محکوم کرنے کی کوشش کی ہے‘ مذہب کی آڑ میں ملا کو‘ مدرسے کو‘ گالیوں سے نوازا گیا ہے۔ اس ملک میں قائداعظم کی توہین کرنے والوں کے لئے تو سخت گیر قوانین موجود ہیں اور اس میں کوئی رد و بدل یا نرمی کا مطالبہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی اصولاً ہونا چاہیے‘ لیکن ظلم یہ ہے کہ دوسری جانب حقیقی قائداعظم اور رہبر انسانیت کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین خصوصاً توہین رسالت اور حدود آرڈیننس کے بارے میں طرح طرح کی بولیاں بولی جارہی ہیں‘ اور وقتاً فوقتاً کہیں نہ کہیں سے کوئی مروڑ اٹھتا جاتا ہے۔ جب پرویز مشرف اقتدار پر قابض ہوئے تو انہوں نے آتے ہی توہین رسالت اور حدود آرڈیننس میں ترامیم اور تبدیلیوں کا عندیہ دے دیا تھا لیکن اس وقت علماء کی شدید مخالفت نے اس کے ناپاک قدم روک دیئے تھے اب دوبارہ اس قسم کے عزائم کا اعلان پرویز مشرف نے گزشتہ دنوں ایک پروگرام میں کیا ہے۔ کیونکہ اب پرویز مشرف سمجھتے ہیں کہ وہ جو چاہیں ملک میں کرسکتے ہیں۔ کوئی ملک میں پوچھنے